تعداد سور، آیات وکلمات میں اختلاف کی نوعیت واسباب

*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

All agreed to the number of surahs of The Holy Qur'an, but the number of verses in it is a point of disagreement.Counting of verses is such an art in which the number of verses in a surah are set to be reported the start and end of every surah , and how long and short the verses are. The purpose of this art is to develop skill for identifying "Fawasil" and "Rauus" of the verses on which consensus has been evolved and the controversial one. Knowledge of number of verses is also inevitable in this regard that how many verses of the Qur'an are to be recited in the prayer.Besides, pausing after each verse is also the Practice of the Holy Prophet (PBUH).

قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کی فضیلت میں منقول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام قرآن مجید سے مسلمانوں کی عقیدت ومحبت اور قرآن مجید کی تاثیر ایسے محرکات ہیں جن کی بناء پر مسلمانوں کی کتاب اللہ سے وابستگی غیر معمولی رہی ہے۔ مسلمانوں نے کتاب اللہ کے ایک ایک حرف کو محفوظ رکھنے کی بھرپور جدوجہد کی یہاں تک کہ سورتوں کی تعداد کے علاوہ قرآن مجید کی آیات، کلمات، اور حروف کو شمار کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا اور اس بحث نے علوم القرآن کی اہم اور مستقل نوع کی حیثیت اختیار کی۔

متقدمین میں سے علامہ دانی نے اس موضوع پر مستقل کتاب تالیف کی جس کا نام ''البیان فی عد آی القرآن'' ہے۔[۱]

اس کے علاوہ علوم القرآن پر لکھی گئی مستقل کتب میں اس بحث کا خصوصی اہتمام کیا جانے لگا۔ سب سے پہلے ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب فنون الافنان کے پانچویں باب میں[۲] علامہ زرکشی نے البرہان کی چودھویں نوع میں[۳] اور علامہ سیوطیؒ نے الاتقان کی انیسویں نوع میں[۴] اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

(۱) تعداد سور:

سورت قرآن مجید کی آیات پر مشتمل وہ حصہ ہے جس کی ابتداء اور انتہاء ہو جس کی آیات کی تعداد کم از کم تین ہو۔[۵]

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہیں اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ابن جوزیؒ نے سورتوں کی تعداد کے حوالے سے ابن المنادی کا قول نقل کیا ہے:

"جميع سور القرآن فی تالیف زید بن ثابت علی عهد صدیق و ذی النورین؛ مائة و اربعة عشرة سورة فيهن الفاتحة والتوبة المعوذتان، ذلك هو الذی فی ایدی اهل قبلتنا" ٦

یعنی مصحف صدیقی اور مصحف عثمانی میں سورتوں کی کل تعداد ۱۱۴ تھی۔

علامہ زرکشیؒ نے لکھا ہے:

"واعلم أن عدد سور القرآن بالاتفاق اهل الحل والعقد مائة و اربع عشرة سورة كما هی فی المصحف العثماني،اولها الفاتحة و آخرها الناس" ٧

علامہ مجدا لدین فیروز آبادی نے بھی اسی تعداد پر مسلمانوں کا اتفاق بتایا ہے اپنی کتاب بصائر ذوی التمییز میں لکھتے ہیں:

"اعلم أن عدد سور القرآن بالاتفاق مائة و اربع عشر سورة" ٨

امت مسلمہ کا اس اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں ہیں جن میں پہلی سورت فاتحہ اور آخری الناس ہے۔لیکن حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ کی طرف ایسے اقوال منسوب ہیں جن میں سورتوں کی تعداد میں کمی بیشی پائی جاتی ہے ابن جوزیؒ نے لکھا ہے:

"وجملة سوره علی ما ذكر عن ابی بن كعب رضی الله عنه مائة وست عشرة سورة و كان ابن مسعود رضی الله عنه يسقط المعوذتين فنقصت جملته سورتين عن جملة زيد و كان ابی بن كعب يلحقهما و يزيد إليهما سورتين، وهما الحفدة والخلع احداهما (اللهم إنا نستعينك و نستغفرك......)وهی سورة الخلع والاخری (اللهم إياك نعبد......)وهی سورة الحفد" ٩

اس عبارت سے جو اشکال پیدا ہوتا ہے اسے ابن جوزیؒ نے رفع نہیں کیا کہ حضرت ابن مسعودؓ کے مصحف میں ۱۱۲ سورتیں اور مصحف ابی بن کعب میں ۱۱۶ سورتیں کیوں تھیں؟

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف میں معوذتین کے نہ ہونے یا آپ کا یہ فرمانا کہ یہ قرآن کا حصہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نہیں یہ اشکال مسند احمد کی روایت سے پیدا ہوتا ہے۔

"عن عبدالرحمن بن یزید قال کان عبدالله یحك المعوذتین من مصاحفه و یقول انهما لیستا من کتاب الله تبارك و تعالی......" ۱۰

لیکن اس روایت کو علماء نے قبول نہیں کیا اور اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

ابن حزم نے لکھا ہے:

"و کل ما روی عن ابن مسعودؓ من ان المعوذتین و ام القرآن لم تکن فی مصحفه فکذب موضوع لا یصح و انما صحت عنه قراءة عاصم عن زر بن حبیش عن ابن مسعود و فیها ام القرآن والمعوذتان" ۱۱

یعنی ابن مسعودؓ کی طرف ایسا قول منسوب کرنا جھوٹ پر مبنی ہے اور موضوع ہے اور صحیح یہی ہے کہ ابن مسعودؓ معوذتین کو قرآن کا حصہ مانتے تھے اور عاصم کی قراءات جس کی سند آپ تک جاتی ہے میں یہ سورتیں موجود ہیں اگر یہ سورتیں آپ کے مصحف میں نہیں تھیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ان کو قرآن کا حصہ بھی تسلیم نہیں کرتے تھے۔

امام باقلانی کا قول ہے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے مصحف سے معوذتین کو نکال دیا ہو اس لیے نہیں کہ وہ اس کی قرانیت کی نفی کرتے تھے بلکہ اس پر اعتماد کرتے ہوئے کہ سب نے ان دونوں کو (کثرت کے ساتھ) حفظ کیا ہوگا اور اس بارے ان سے جو روایت منقول ہے خبر واحد ہے اس قسم کے مسئلے میں نہ تو اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی عمل کیا جاسکتا ہے۔۱۲

مصحف ابی بن کعبؓ میں جن دو اضافی سورتوں کا ذکر ہے اصل میں سورتیں نہیں تھیں بلکہ دعائے قنوت تھی ان دونوں کے نام خلع اور حفد ہ اس لیے رکھے گئے ہوں گے کیونکہ دونوں کا مادہ اس دعا میں موجود ہے۔۱۳

لہٰذا ان کی حیثیت دعا کی تھی جو ختم قرآن کے بعد لکھ لی گئی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابی بن کعبؓ ان دونوں کو قرآن کی سورتیں شمار کرتے تھے۔۱۴

قرآن مجید کو مختلف سورتوں میں تقسیم کیے جانے کی کئی حکمتیں اور فوائد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بچوں کو شروع میں چھوٹی سورتیں پڑھائی جائیں پھر آہستہ آہستہ ان کو بڑی سورتوں کی تعلیم دی جائے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے آسانی وسہولت ہے۔۱۵

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲)　تعداد آیات:

آیت کی تعریف میں علامہ الدانی نے لکھا ہے:

"أما الاية فهي العلامة، أي أنها علامة لانقطع الكلام الذى قبلها من الذى بعدها و انفصالها" [۱۶]

یعنی آیت قرآن مجید میں اپنے ماقبل اور مابعد والے کلام کے درمیان انقطاع اور انفصال کے لیے پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ حروف قرآن کے مجموعہ اور جماعت کو بھی آیت کہتے ہیں۔ [۱۷]

سورتوں کی طرح آیات کا علم بھی توقیفی ہے علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے:

"قال بعضهم الصحيح أن الآية انما تعلم بتوقيف من الشارع كمعرفة السورة". [۱۸]

آیات کی تعداد میں مختلف شہروں کے علماء کا آپس میں اختلاف ہے اور آیات کی تعداد پانچ شہروں کی طرف منسوب ہے ابن جوزیؒ نے لکھا ہے:

"وأما عدد آى القرآن فمختلف فيها ايضًا على حسب اختلاف العادين. والعدد منسوب إلى خمسة بلدان: مكة و المدينة والكوفة والبصرة والشام" [۱۹]

ابن جوزیؒ نے ان تمام شہروں اور ان کے علماء کا تذکرہ کیا ہے جن کی طرف آیات کی تعداد منسوب ہے۔

۱۔　عدد مکی: مکی عدد مجاہد بن جبیر اور عبداللہ بن کثیر کی طرف منسوب ہے۔

۲۔　عدد مدنی: عدد مدنی کی دو اقسام ہیں پہلی وہ جس کو اہل کوفہ اہل مدینہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور اس میں کسی کا نام نہیں لیتے۔ دوسری ابوجعفر یزید بن قعقاع اور ان کے داماد شیبہ بن نصاح کی طرف منسوب ہے۔ ان دونوں کے درمیان چھ آیتوں میں اختلاف ہے۔

۳۔　عدد کوفی: یہ عدد ابوعبدالرحمٰن سلمی کی طرف منسوب ہے جو حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں بعض لوگوں نے اس کی نسبت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی طرف بھی کی ہے۔ ابن جوزیؒ نے ان دونوں میں سے پہلی نسبت کو صحیح قرار دیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۔ عدد بصری: اس عدد کی نسبت عاصم بن میمون جحدری کی طرف منسوب ہے یہ ان حفاظ تابعین میں سے ایک ہیں جن کو حجاج بن یوسف نے حروف قرآن کی تعداد معلوم کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔

۵۔ عدد شامی: یہ عدد عبداللہ بن عامر یحصبی کی طرف منسوب ہے۔[۲۰]

ابن جوزیؒ نے اس بات پر تو اجماع نقل کیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تعداد کم از کم ۶۲۰۰ ہیں اختلاف اس سے زائد آیات میں پایا جاتا ہے۔

"فقد وقع اجماع العادین علی أن القرآن ستة الالف ومائتا آیة. ثم اختلفوا فی الکسر الزائد علی ذلك" [۲۱]

چھ ہزار دوسو آیات پر جو جس کے نزدیک جتنا اضافہ ہے وہ درج ذیل ہے

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور نافع کے نزدیک ۶۲۱۷ آیات ہیں۔

۲۔ مدنی آیات کی تعداد شیبہ کے نزدیک ۶۲۱۴ اور ابو جعفر کے نزدیک ۶۲۱۰ ہیں۔

۳۔ عدد مکی ۶۲۲۰ ہے۔

۴۔ عدد کوفی ۶۲۳۶ ہے۔

۵۔ عدد بصری عاصم جحدری کی ایک روایت کے مطابق ۶۲۰۵ ہے اور ان کی دوسری روایت کے مطابق ۶۲۰۴ ہے جبکہ قتادہ کی روایت کے مطابق عدد بصری ۶۲۱۹ ہے۔

۶۔ عدد شامی ۶۲۲۶ ہے۔

۷۔ ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے آیات کی تعداد ۶۲۲۹ بتائی۔

۸۔ زید بن وہب نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا یہ تعداد ۶۲۱۵ ہے۔

۹۔ عطاء خراسانی کی روایت کے مطابق ۶۲۱۶ ہے۔

۱۰۔ عطا بن یسار کی روایت کے مطابق ۶۲۰۶ ہے۔

۱۱۔ اہل حمص کے نزدیک آیات کی تعداد ۶۲۳۲ ہے۔[۲۲]

ہمارے ہاں قرآن مجید کی آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے جو کوفی عدد کے مطابق ہے یہاں قرآن مجید مع اردو ترجمہ وتفسیر جو خادم حرمین شریفین شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ نے پاکستان کے لیے شائع کروایا کے مطابق سورت کا نام اور اس کے آگے آیات کی تعداد درج ذیل ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سورہ کا نمبر	سورت کا نام	تعداد آیات	سورہ کا نمبر	سورت کا نام	تعداد آیات
۱	الفاتحہ	۷	۲	البقرہ	۲۸۶
۳	آل عمران	۲۰۰	۴	النساء	۱۷۶
۵	المائدة	۱۲۰	۵	الانعام	۱۶۵
۷	الاعراف	۲۰۶	۸	الانفال	۷۵
۹	التوبۃ	۱۲۹	۱۰	یونس	۱۰۹
۱۱	ہود	۱۲۳	۱۲	یوسف	۱۱۱
۱۳	الرعد	۴۳	۱۴	ابراہیم	۵۲
۱۵	الحجر	۹۹	۱۶	النحل	۱۲۸
۱۷	بنی اسرائیل	۱۱۱	۱۸	الکہف	۱۱۰
۱۹	مریم	۹۸	۲۰	طٰہٰ	۱۳۵
۲۱	الانبیاء	۱۱۲	۲۲	الحج	۷۸
۲۳	المؤمنون	۱۱۸	۲۴	النور	۶۴
۲۵	الفرقان	۷۷	۲۶	الشعراء	۲۲۷
۲۷	النمل	۹۳	۲۸	القصص	۸۸
۲۹	العنکبوت	۶۹	۳۰	الروم	۶۰
۳۱	لقمان	۳۴	۳۲	السجدة	۳۰
۳۳	الاحزاب	۷۳	۳۴	سبا	۵۴
۳۵	فاطر	۴۵	۳۶	یٰس	۸۳
۳۷	الصافات	۱۸۲	۳۸	صٓ	۸۸
۳۹	الزمر	۷۵	۴۰	المؤمن	۸۵
۴۱	حم السجدة	۵۴	۴۲	الشوریٰ	۵۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۳	الزخرف	۸۹	۴۴	الدخان	۵۹
۴۵	الجاثیۃ	۳۷	۴۶	الاحقاف	۳۵
۴۷	محمد	۳۸	۴۸	الفتح	۲۹
۴۹	الحجرات	۱۸	۵۰	ق	۴۵
۵۱	الذاریات	۶۰	۵۲	الطّور	۴۹
۵۳	النجم	۶۲	۵۴	القمر	۵۵
۵۵	الرحمٰن	۷۸	۵۶	الواقعہ	۹۶
۵۷	الحدید	۲۹	۵۸	المجادلہ	۲۲
۵۹	الحشر	۲۴	۶۰	الممتحنہ	۱۳
۶۱	الصّف	۱۴	۶۲	الجمعہ	۱۱
۶۳	المنافقون	۱۱	۶۴	التغابن	۱۸
۶۵	الطلاق	۱۲	۶۶	التحریم	۱۲
۶۷	الملک	۳۰	۶۸	القلم	۵۲
۶۹	الحاقہ	۵۲	۷۰	المعارج	۴۴
۷۱	نوح	۲۸	۷۲	الجن	۲۸
۷۳	المزمل	۲۰	۷۴	المدثر	۵۶
۷۵	القیامہ	۴۰	۷۶	الدھر	۳۱
۷۷	المرسلات	۵۰	۷۸	النبا	۴۰
۷۹	النازعات	۴۶	۸۰	عبس	۴۲
۸۱	التکویر	۲۹	۸۲	الانفطار	۱۹
۸۳	المطففین	۳۶	۸۴	الانشقاق	۲۵
۸۵	البروج	۲۲	۸۶	الطارق	۱۷
۸۷	الاعلیٰ	۱۹	۸۸	الغاشیہ	۲۶
۸۹	الفجر	۳۰	۹۰	البلد	۲۰

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۱	الشمس	۱۵	۹۲	اللیل	۲۱
۹۳	الضحیٰ	۱۱	۹۴	الم نشرح	۸
۹۵	التین	۰۸	۹۶	العلق	۱۹
۹۷	القدر	۰۵	۹۸	البینۃ	۸
۹۹	الزلزال	۰۸	۱۰۰	العادیات	۱۱
۱۰۱	القارعہ	۱۱	۱۰۲	التکاثر	۸
۱۰۳	العصر	۰۳	۱۰۴	الھمزہ	۹
۱۰۵	الفیل	۰۵	۱۰۶	قریش	۴
۱۰۷	الماعون	۰۷	۱۰۸	الکوثر	۳
۱۰۹	الکافرون	۰۶	۱۱۰	النصر	۳
۱۱۱	تبت	۰۵	۱۱۲	الاخلاص	۴
۱۱۳	الفلق	۰۵	۱۱۴	الناس	۶
			کل آیات تعداد ۶۲۳۶		

تعداد آیات میں اختلاف کا سبب:

آیات کی تعداد میں علماء کے درمیان پائے جانے والے اختلاف کے سبب کے بارے علامہ سیوطیؒ نے ایک قول نقل کیا ہے:

”سبب اختلاف السلف فی عدد الای أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقف علی رؤس الای للتوقیف ،فاذا علم محلها وصل للتمام، فیحسب السامع حینئذ أنها لیست فاصلة“ ۲۳

یعنی آیات کی تعداد میں اختلاف کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت کے سرے پر وقف کرنا ہے جب اس کا محل معلوم ہو جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مکمل کرنے لیے وصل فرماتے جس سے سننے والا یہ گمان کرتا کہ یہ آیات کا فاصلہ نہیں ہے یعنی یہاں آیت ختم نہیں ہوتی۔

علامہ سیوطیؒ نے ایک قول نقل کیا ہے کہ آیات کی تعداد کے لحاظ سے قرآن مجید کی سورتوں کی تین اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے جس میں اجمالاً وتفصیلاً کوئی اختلاف نہیں دوسری قسم میں آیات کی تعداد میں صرف تفصیلاً

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اختلاف ہے اور تیسری قسم ہے جس میں اجمالاً اور تفصیلاً دونوں طرح سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ پہلی قسم میں ۴۰ دوسری میں ۴ اور تیسری قسم ۷۰ سورتوں پر مشتمل ہے۔[۲۴]

ابن جوزیؒ نے اس حوالے سے سورتوں کو تقسیم تو نہیں کیا البتہ علیحدہ سے ایک مستقل باب میں ترتیب وار ہر سورت کی آیات کی تعداد لکھی ہے اور اس تعداد میں پائے جانے والے اختلافات کو بھی بیان کیا ہے مثلاً سورہ الناس کی مثال درج ذیل ہے۔

سورہ الناس :ست آیات فی عد الکوفی والمدنین والبصری و عطاء و سبع آیات فی عد الشامی والمکی اختلافھا آیة واحدة:عد الشامی والمکی ﴿الوسواس﴾ آیة،ویختلف عنھما فی ھذہ الایة" [۲۵]

یعنی عدد کوفی، عدد مدنی اور عدد بصری کے مطابق سورہ الناس کی چوتھی آیات یہ ہے ﴿من شر الوسواس الخناس﴾ جبکہ عدد شامی اور عدد مکی کے مطابق یہ دو آیتیں ہیں اس لیے ان کے نزدیک سورہ الناس کی آیات کی تعداد سات ہے۔

آیات کی تعداد کی معرفت کے فوائد

بقول علامہ سیوطیؒ آیات اور ان کی تعداد اور فواصل کو جاننے پر کئی فقہی احکام مرتب ہوتے ہیں:

۱۔ جسے سورہ فاتحہ نہیں آتی اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے علاوہ کوئی سات آیات پڑھے یہاں اعتبار آیات ہی کا ہے۔

۲۔ خطبہ میں ایک مکمل آیت پڑھنا واجب ہے اور اگر یہ آیت طویل نہ ہو تو اس کا ایک حصہ پڑھنا کافی نہیں ہوگا جبکہ جمہور کے نزدیک لمبی آیت بھی مکمل پڑھنی ضروری ہے اس میں بھی آیات کا اعتبار ہے۔

۳۔ سورت یا اس کا اور کوئی قائم مقام حصہ نماز میں پڑھا جائے گا اس میں بھی اعتبار آیات کا ہی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ۶۰ سے ۱۰۰ تک آیات تلاوت کرتے تھے۔[۲۶]

۴۔ وقف کرنے میں بھی آیت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

۵۔ آیات کی تعداد کو جاننے کا ایک فائدہ وقف کی پہچان ہے کیونکہ اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ نماز آدھی آیت سے نہیں ہوتی۔

علماء کی ایک جماعت کے نزدیک ایک آیت سے نماز ہو جاتی ہے دوسرے علماء کے نزدیک تین آیات

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے ہوتی ہے اور بعض علمائے کے نزدیک سات آیات ضروری ہیں جبکہ اعجاز ایک پوری آیت کے بغیر واقع نہیں ہوتا لہٰذا تعداد آیات کو جاننا بہت مفید ہے۔

۶۔ مختلف سورتوں کی آیات کی فضیلت میں روایات منقول ہیں لہٰذا اس فضیلت کو پانے کے لیے بھی ان آیات کا علم ضروری ہے۔[۲۷]

(۳) تعداد کلمات:

کلمہ سے مراد وہ شکل جو مختلف حروف کے مجموعہ پر مشتمل ہوتی ہے۔[۲۸]

کلمات کی تعداد میں ابن جوزی نے کئی علماء کے اقوال نقل کیے ہیں یہاں ان میں سے تین درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت کے مطابق کلمات قرآنی کی تعداد ۷۷۹۳۴ ہے۔

۲۔ مجاہد اور ابن جبیر کی روایت کے مطابق یہ تعداد ۷۷۴۳۷ ہے۔

۳۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ یہ تعداد ۷۷۲۹۷ ہے۔[۲۹]

تعداد کلمات میں اختلاف کا سبب:

کلماتِ قرآنی میں اختلاف کے سبب سے متعلق علامہ مجدالدین فیروز آبادی نے لکھا ہے:

”فان بعض القراء عد (فی السماء) و (فی الارض) و (فی خلق) و امثالها کلمتین علی أن (فی) کلمة و (السماء) کلمة، وبعضهم عدها کلمة واحدة فمن ذلك حصل الاختلاف ؛ لأن من عدّ (فی السماء) وامثاله کلمتین کانت کلمات القرآن عنده اکثر“[۳۰]

یعنی کلمات میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر بعض علماء نے جہاں ایک کلمہ مراد لیا وہاں دوسروں نے اس کو ایک کی بجائے دو کلمات شمار کیا۔

(۴) تعداد حروف:

ابن جوزیؒ نے قرآن مجید کے حروف سے متعلق لکھا ہے کہ تین لاکھ حروف پر تو سب کا اجماع ہے اختلاف اس سے زائد حروف میں ہے۔[۳۱]

مثال کے لیے چند اختلافی روایات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے مطابق حروف قرآن کی تعداد ۳۰۴۷۴۰ ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۔ حمزہ بن حبیب کی روایت میں ان حروف کی تعداد ۳۷۳۲۵۰ ہے۔

۳۔ اہل مدینہ اور بعض کوفیین کے نزدیک حروف قرآن کی تعداد ۳۲۵۲۵۰ ہے۔[۳۲]

تعداد حروف میں اختلاف کا سبب:

قرآن مجید کے حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ بعض قراء نے حرف مشدد کو دو حرف شمار کیا ہے۔'' [۳۳]

ایک وجہ قرآن مجید میں قراءات کے اختلافات ہیں اس کے علاوہ قرآن مجید کے منطوق اور مرسوم میں عدم موافقت کی وجہ سے بھی حروف کو گننے میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

خلاصہ بحث

۱۔ قرآن مجید کی سورتوں، آیات، کلمات اور حروف کی تعداد علوم القرآن کی ایک اہم نوع ہے اور اس نوع پر مستقل کتب بھی تالیف کی گئیں۔

۲۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہے۔

۳۔ قرآن مجید کی آیات کی تعداد میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف آیات پر وقف کرنا ہے جس سے بعض نے سمجھا کہ یہ آیت کی انتہاء ہے اور بعض نے یہ سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت کو مکمل کرنے کے لیے وصل فرمائیں گے۔ آیات کی تعداد پانچ شہروں کی طرف منسوب ہے مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام۔ عدد کوفی کے مطابق آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے اور یہی وہ عدد ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے۔

۴۔ کلمات کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ بعض قراء نے فی السماء کو دو کلمات شمار کیا اور بعض نے اسے ایک کلمہ شمار کیا اس طرح کے دیگر کلمات کے شمار میں اختلاف کی وجہ سے کلمات کی تعداد میں کمی بیشی پائی جاتی ہے۔

۵۔ قرآن مجید کے حروف کی تعداد میں بھی اختلاف ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ کسی نے حرف مشدد کو ایک اور کسی نے دو شمار کیا اس کے علاوہ قراءات میں اختلاف اور منطوق و مرسوم میں عدم موافقت بھی ایک سبب ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ڈاکٹر غانم قدوری حمد کی تحقیق سے ۱۹۹۴ء میں پہلی مرتبہ کویت سے شائع ہوئی ہے۔

۲۔ ابن جوزی، فنون الافنان فی عیون علوم القرآن، بیروت، دار البشائر، ص ۲۳۳

۳۔ زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء، ص ۱/۳۱۴

۴۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۹ء، ص ۱/۲۲۸

۵۔ ایضاً، ص ۱/۱۹۲   ۶۔ فنون الافنان، ص ۲۳۳   ۷۔ البرہان، ۱/۳۱۷

۸۔ فیروز آبادی، مجدالدین محمد بن یعقوب، بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، بیروت، دار الکتاب العلمیہ، ص ۱/۵۵۸

۹۔ فنون الافنان، ص ۲۳۶   ۱۰۔ مسند احمد ۵/۱۲۹، ۱۳۰

۱۱۔ ابن حزم، المحلیٰ، بیروت، دار الجیل، ص ۱/۱۳

۱۲۔ باقلانی، اعجاز القرآن علی ہامش الاتقان، سہیل اکیڈمی لاہور، الطبعۃ الثانیہ، ۱۹۸۰ء، ص ۲/۱۹۴

۱۳۔ زرقانی، مناہل العرفان، بیروت، دار احیاء التراث العربی، الطبعۃ الثانیہ، ۱۹۹۸ء، ص ۱/۱۹۵

۱۴۔ البرہان ۱/۳۱۷   ۱۵۔ الاتقان، ۱/۲۳۱

۱۶۔ دانی، البیان فی عدآی القرآن، الکویت، مرکز المخطوطات، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۹۴ء، ص ۱۲۵

۱۷۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، بیروت، دار احیاء التراث، ص ۱/۶۹

۱۸۔ الاتقان ۱/۲۳۲   ۱۹۔ فنون الافنان، ص ۲۳۶؛ البیان فی عدآی القرآن، ص ۶۷

۲۰۔ تلخیص، فنون الافنان، ص ۲۳۵ تا ۲۴۱   ۲۱۔ ایضاً، ص ۲۴۲

۲۲۔ ایضاً، ص ۲۴۱، ۲۴۴   ۲۳۔ الاتقان ۱/۲۳۳

۲۴۔ ایضاً، ۱/۲۳۵-۲۳۹   ۲۵۔ فنون الافنان، ص ۳۲۷

۲۶۔ بخاری، الجامع الصحیح، بیروت، دار الکتاب العربی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۵ھ، ص ۵۴۱

۲۷۔ ماخوذ الاتقان ۱/۲۴۰، ۲۴۱   ۲۸۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ص ۱/۶۷

۲۹۔ فنون الافنان، ص ۲۴۵

۳۰۔ بصائر ذوی التمییز ۱/۵۵۹   ۳۱۔ فنون الافنان، ص ۲۴۶

۲۳۔ ایضاً   ۳۳۔ بصائر ذوی التمییز، ۱/۵۵۹

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.